تقریر

تقریر بابت صداقت مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

یا

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

عٰلِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡہِرُ عَلٰی غَیۡبِہٖۤ اَحَدًا۔اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ فَاِنَّہٗ یَسۡلُکُ مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَمِنۡ خَلۡفِہٖ رَصَدًا (الجن:27-28)

وہ غیب کا جاننے والا ہے پس وہ کسی کو اپنے غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا۔ بجز اپنے برگزیدہ رسول کے۔ پس یقیناً وہ اس کے آگے اور اُس کے پیچھے حفاظت کرتے ہوئے چلتا ہے۔

معزز سامعین! آج خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہامی فقرہ ”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“ پر گفتگو کرنی ہے۔ ہم اِسے یہ بھی عنوان دے سکتے ہیں۔ ”پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن“۔ یہ بھی حضورؑ کا ایک الہامی فقرہ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”نبیوں کا عظیم الشان کمال یہ ہے کہ وہ خدا سے خبریں پاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے فَلَا یُظۡہِرُ عَلٰی غَیۡبِہٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ (الجن:27تا28) یعنی خدا تعالیٰ کے غیب کی باتیں کسی دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتیں ہاں اپنے نبیوں میں سے جس کو وہ پسند کرے۔ جو لوگ نبوت کے کمالات سے حصہ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو قبل از وقت آنے والے واقعات کی اطلاع دیتا ہے اور یہ بہت بڑا عظیم الشان نشان خدا کے ماموروں اور مُرسَلوں کا ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اَور کوئی معجزہ نہیں۔“
(ملفوظات جلد اول صفحہ 412)

دنیا میں روزانہ کسی نہ کسی مقام پر زلزلہ آتا ہے۔ لیکن کسی زلزلے کے آنے سے قبل خدا تعالیٰ کے مامور کا اس کی جانب سے خبر دیے جانا یا کسی بڑے زلزلے سے بڑے پیمانے پر تباہی اور انسانی جانوں کا ضیاع خدا تعالیٰ کے قہر اور اُس کے غضب اور اُس کے جلال کی نشانی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مہدی آخر الزمان اور مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان دونوں کو آپؑ کی سچائی کے لئے گواہ بنا دیا۔ یعنی آسمان میں کسوف خسوف کا عظیم نشان اور زمین پر زلزلوں کا ہیبت ناک ظہور۔ چنانچہ آپؑ نے متعدد مواقع پر زلزلوں کے حوالہ سے خبر دی کہ زلزلے آئیں گے، کئی بار آئیں گے۔ موسم بہار میں آئیں گے۔ صبح کے وقت آئیں گے۔ برف باری اور بارش بھی ساتھ لائیں گے۔

آپؑ نے رسالہ الوصیت میں خدا سے خبر پا کر یہ اعلان فرمایا۔

”دیکھو! مَیں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے اُس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو 4/اپریل 1905ء میں ظہور میں آیا جس کی ایک مدت پہلے خبر دی گئی تھی پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ بہار کے دن ہوں گے نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جب کہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اُس کا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اس لئے

خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتّہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اِسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے۔"

(الوصیت، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 314)

صبح کے وقت آئے گا

پھر آپؑ نے خدا سے خبر پا کر زلزلے کے وقت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

"غالباً وہ صبح کا وقت ہو گا یا اس کے قریب اور غالباً وہ وقت نزدیک ہے جب کہ وہ پیشگوئی ظہور میں آجائے اور ممکن ہے کہ خدا اس میں کچھ تاخیر ڈال دے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد21 صفحہ 258)

مزید کئی زلزلے آئیں گے

پھر آپؑ نے اپنی معرکہ آراء کتاب حقیقۃُ الوحی میں مزید تین زلزلوں کی پیش گوئی کرتے ہوئے فرمایا:

"انچاسواں نشان یہ ہے کہ مَیں نے زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کی تھی جو اخبار الحکم اور البدر میں چھپ گئی تھی کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے جو بعض حصہ پنجاب میں ایک سخت تباہی کا موجب ہو گا اور پیشگوئی کی تمام عبارت یہ ہے: زلزلہ کا دھکا۔ عَفَتِ الدِّیَارُ مَحِلُّھَا وَ مَقَامُھَا چنانچہ وہ پیشگوئی 4/ اپریل 1905 کو پوری ہوئی۔

پچاسواں نشان یہ ہے کہ مَیں نے پھر ایک پیشگوئی کی تھی کہ اِس زلزلہ کے بعد بہار کے دنوں میں پھر ایک اَور زلزلہ آئے گا۔ اس الہامی پیشگوئی کی ایک عبارت یہ تھی۔ "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔" چنانچہ 28/ فروری 1906ء کو وہ زلزلہ آیا اور کوہستانی جگہوں میں بہت سا نقصان جانوں اور مالوں کے تلف ہونے سے ہوا۔

اکاونواں نشان یہ ہے کہ پھر مَیں نے ایک اور پیشگوئی کی تھی کہ کچھ مدت تک زلزلے متواتر آتے رہیں گے۔ اِن میں سے چار زلزلے بڑے ہوں گے اور پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہو گا چنانچہ زلزلے اب تک آتے ہیں اور ایسے دو مہینے کم گزرتے ہیں جن میں کوئی زلزلہ نہیں آجاتا اور یقیناً یاد رکھنا چاہئے کہ بعد اِس کے سخت زلزلے آنے والے ہیں خاص کر پانچواں زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہو گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ یہ سب تیری سچائی کے لئے نشان ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 231)

برف، بارش، سردی، بہار اور زلزلہ

سامعین! پھر آپ علیہ السلام نے زلزلے کے ساتھ ساتھ برف بارش وغیرہ کے حوالہ سے خدا سے خبر پا کر اعلان فرمایا:

"الہام 5/ مئی 1906ء پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔ ثلج کا لفظ عربی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدّت سردی کا موجب ہو جاتی ہے اور بارش اُس کے لوازم میں سے ہوتی ہے۔ اِس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں ان معنوں کی بنا پر اِس پیشگوئی کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا اور برف اور اُس کے لوازم سے شدّت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی (یعنی کسی حصہ دنیا میں جو برف پڑے گی وہ شدّت سردی کا موجب ہو جائے گی)۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 471)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زلزلوں کے حوالہ سے پیشگوئیاں اتنی روشن اور اتنی جلالی تھیں کہ مبائعین تو درکنار آپؑ کے اوّل المخالف مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کے روحانی فرزند مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب تک معترف نظر آتے ہیں۔ مولوی امرتسری صاحب کا تو یہ حال تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے کئی سال بعد تک بہار کا موسم آتے ہی آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زلزلوں کے حوالہ سے الہام "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" پوری شدت سے یاد آنے لگ جاتا۔ اِسی وجہ سے آپ مباہلہ سے بار بار فرار کرتے رہے کیونکہ ان کے منہ پر جو بھی تھا دل بہر حال یہ یقین رکھتا تھا کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے برگزیدہ و چنیدہ ہیں اور وہ ہر بہار کے موسم سے ڈرتے تھے اس الہام کی وجہ سے بہار کے موسم میں خاص طور پر کوئی نہ کوئی حادثہ عظیمہ ہو گا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوت ہونے کے 13 سال بعد مؤرخہ 7/ جنوری 1921ء کو جب موسم بہار قریب آنے والا تھا تو مولوی امرتسری صاحب نے اپنی اخبار کے صفحہ نمبر 11 کالم نمبر 2 پر موٹا عنوان لگایا "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" اور اس عنوان کے نیچے لکھا کہ "یہ ایک فقرہ ہے جناب مرزا صاحب کے الہام کا۔ جس کے اصل

معنی تو آج مرزا صاحب زندہ ہوتے تو غالباً وہ اپنے الہام کی صداقت بتاتے کیونکہ اب خبریں آنے لگی ہیں کہ بالشویکوں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ موسم بہار میں افغانستان سے گزر کر ہندوستان پر حملہ کر دیا جائے۔"

پھر یکم اپریل 1921ء کو ایک بار پھر آپ نے صفحہ 11 پر موٹا عنوان جمایا "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" اور اس کے تحت صفحہ 11 کا دو تہائی حصہ اس الہام کی تصدیق یا صداقت پر رقم کر دیا۔ آپ نے شروع اس بات سے کیا کہ "یہ مرزا صاحب قادیانی کا ایک الہام ہے اس کے معنی تو وہی جانیں یا اُن کے مریدین۔ ہماری غرض یہاں اِس کو عنوان بنانے سے یہ ہے کہ بہار کا موسم ہمیشہ قدرتی تغیّرات لاتا ہے۔ شاید۔ متاثر ہو کر عرصہ سے یہ پیش گوئی اُڑ رہی ہے جس سے دنیا پریشان ہے کہ موسم بہار میں ہندوستان پر حملہ ہو گا۔"

سامعین! حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سو سالوں کے زلزلوں اور آفات کا اپنے مختلف خطبات میں تجزیہ فرمایا ہے۔

یہاں سامعین کے ازدیادِ علم و ایمان کے لئے اِن کا خلاصہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضور فرماتے ہیں۔

"یہ بات بہت واضح ہے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے خالق کو بھول رہی ہے۔ صرف دنیاوی ترقی کی طرف رجحان ہے خدا کی طرف رجوع کرنے کے متعلق نہیں سوچتے۔ حقوق العباد کی طرف دھیان نہیں ہے۔ غریب ممالک کی کس طرح مدد کرنی انہیں اپنے پیروں پر کھڑا کرنا ہے۔ بے گناہ لوگوں کو بے جا جنگ میں نہیں مارنا۔ اسلحہ کی نمائش نہیں کرنی جس کی وجہ سے دنیا میں اتنی اموات ہوتی ہیں۔ پچھلے سو سال میں، تقریباً 33 ممالک میں مختلف تباہیوں میں 9 کروڑ 50 لاکھ آدمی موت کے شکار ہوئے۔ 1900ء سے لے کر 2000ء تک۔ ساڑھے 9 کروڑ اموات کی کوئی قدر اُن کے نزدیک نہیں۔ دنیا میں امن پیدا کرنے کی کوشش، اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ تو یہ جو زلزلے آتے ہیں اور ان میں اتنی تباہی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جھنجھوڑتا ہے، دنیا کو جھنجھوڑا ہے کہ ابھی بھی وقت ہے باز آ جاؤ۔ یہ زلزلے، طوفان، سونامی، کرونا، جنگیں یہ قوموں کو، دنیا کو یاد دلانے کے لئے ہیں کہ خدا کو پہچانو، جو آپ کا اُس کی آواز پر کان دھرو۔ یہ سوچنے کا مقام ہے کہ کیا یہ اتفاقات ہیں یا تقدیر الٰہی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی خدا کے بھیجے ہوئے ہیں اور تمام دنیا کی بھلائی کے لیے مبعوث ہوئے ہیں۔ اس لئے یہ طوفان، یہ زلزلے، یہ سیلاب، صرف ایک علاقے کے لئے نہیں ہیں بلکہ تمام دنیا پر پھیلے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ دنیا کو تنبیہ کر رہا ہے کہ ان آفات سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خدا کی وحدانیت کو پہچانو۔"

سامعین! مومن وہ ہے جس کے دل میں اپنے اوپر آنے والی مصیبت کے بعد ہی خدا کا خوف پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ دوسروں پر وارد مصیبت دیکھ کر بھی خدا سے معافی کا طلبگار ہوتا ہے اور دل میں خوف رکھتا ہے۔ اپنے زمانے میں دوسری قوموں پر آفات کس قدر خوفزدہ کرنے والی اور اپنے خدا کے آگے جھکنے والی اور اس سے رہنمائی مانگنے والی ہونی چاہئیں۔ لیکن دنیا اس بات کو نہیں سمجھتی۔ اکثریت سمجھتی ہے کہ موسمی تغیرات یا زمینی اور آسمانی آفات قانونِ قدرت کا حصہ ہیں اور کچھ عرصے بعد انہوں نے آنا ہی ہوتا ہے۔ ایک معمول ہے جن کے مطابق یہ آتی ہیں۔ آج کل کے پڑھے لکھے انسان کو اس علم نے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے ہی بے خوف کر دیا ہے۔ بے شک یہ حقیقت ہے کہ قانونِ قدرت کے تحت آفات آتی ہیں۔ لیکن یہ بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اِس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے کسی بھیجے ہوئے اور فرستادے نے اپنی سچائی کے لئے اِن زلزلوں کی پیشگوئی تو نہیں کی؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر حوادث اور زلزلوں کے بارے میں کیا پیشگوئی فرمائی؟ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدّت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا اُن پر رحم کرے گا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانے کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لیں گے اور اُن راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں اُن کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔"

پھر فرمایا:

”آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہو گا مجھے خبر دی... اور فرمایا ”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اُس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اُس دن کے ڈرنے سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے۔“

آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ

”خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی۔ کچھ تو اُن میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد“۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 302-303)

سامعین! حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ کچھ زلازل کا جائزہ یوں پیش فرمایا۔

”مسیح و مہدی کا ظہور تو ہو چکا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو ماننے کا حکم بھی ہے دعویٰ کرنے والا بھی موجود ہے۔ خدا تعالیٰ نے زمینی اور آسمانی نشان بھی ظاہر فرما دیئے ہیں۔ اب بھی اگر آنکھیں بند رکھنی ہیں تو پھر اللہ ہی لوگوں کو سمجھائے گا اور خود جو عالم بنے ہوئے ہیں، قوم کو تو یہ سمجھا رہے ہیں، ان کو خود بھی تو سمجھنا چاہئے۔ قرآن کریم نے جو پیشگوئیاں فرمائیں وہ پوری ہو گئیں پھر چاند اور سورج نے بھی گواہی دے دی۔ تو اب اور مزید انتظار کے لئے رہ کیا گیا ہے اور پھر یہیں تک نہیں جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ 1905ء سے یہ نشانات ظاہر ہو رہے ہیں اور دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں۔ 1905ء میں کانگڑہ میں (ہندوستان میں ایک جگہ ہے) وہاں بڑا زبردست زلزلہ آیا تھا۔ قادیان تک بھی اس کا اثر آیا تھا۔ تو یہ جو نشانات ظاہر ہو رہے ہیں یہ مسلمانوں کے لئے بھی وارننگ ہے اور غیر مسلموں کے لئے بھی وارننگ ہے۔ سیلابوں کے ذریعہ سے، سمندری طوفانوں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بار بار توجہ دلا رہا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جنوری 2006ء)

اللہ تعالیٰ یہ نشان دنیا کے مختلف حصوں میں بار بار دکھا رہا ہے۔ اس لئے بار بار ہمیں اس انذار کو اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ اپنے ایمانوں کو بھی مضبوط کر سکیں اور دنیا میں بھی اُس پیغام کو پہنچانے کا حق ادا کر سکیں جس کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے۔

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو!
ہو گئے ہیں اس کا مُوجب میرے جھٹلانے کے دن

(اِس تقریر کے کچھ حصہ میں مکرم اصغر علی بھٹی صاحب کے ایک مضمون سے مدد لی گئی ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ)

✿✿✿✿